آیاتِ قرآنی سے استدلال کیا گیا ہے، حسب ضرورت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا بھی ذکر ہے۔ مسائل و مباحث کا پیرایۂ بیان صاف طور پر آج سے پہلے کا معلوم ہوتا ہے۔ آج کی ذہنی فضا قدرے مختلف ہے۔ مگر اصولی باتیں اب بھی باعثِ افادہ ہیں۔

انقلابِ ایران از محمد صلاح الدین صاحب ایڈیٹر روزنامہ جسارت کراچی۔ ناشر: تکبیر پبلی کیشنز ۱۰۶۔بی، بلاک ۲، خالد بن ولید روڈ، پی ای سی ایچ ایس، کراچی۔ صفحات ۱۴۸۔ قیمت ۲۰/- روپے

دبیز آرٹ کارڈ کے سرورق کے ساتھ سفید کاغذ پر خوبصورت طباعت کے پیرائے میں یہ کتاب وقت کی ایک اہم کتاب ہے۔ انقلابِ ایران اس دور کا ایک ایسا بڑا واقعہ ہے جس کی مثال بعض پہلوؤں سے دور دور تک نہیں ملتی۔ اور یہ ان سارے انقلابوں سے مختلف نوعیت رکھتا ہے، جو دورِ جدید میں مختلف ممالک میں برپا ہوئے۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ بنیادی طور پر ایک اسلامی انقلاب ہے، جس نے ایرانی معاشرے میں حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا کر دی ہیں۔ تاریخ کو ہلا دینے والے اس انقلاب کا ایک پہلو یہ ہے کہ یہ دنیا کے مسلمانوں، خصوصاً اسلامی تحریکات کے لیے بڑا ولولہ انگیز ہے، دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کے متعلق بہت سی ایسی چہ میگوئیاں ہیں، جن سے پیدا ہونے والے سوالات ذہنوں میں وجہ خلش ہیں۔

اس کتاب کے فاضل مؤلف کو انقلاب کے بعد دو مرتبہ ایران میں جانے کا موقع ملا۔ اس کتاب کی نوعیت محض ایک سفر نامے کی ہوتی، مگر مؤلف نے انقلاب کے مالہٗ و ماعلیہ کو سمجھنے کے لیے قلیل وقت میں آنکھوں دیکھے حالات کے تجزیے کے ساتھ ساتھ خاص خاص لوگوں سے ملاقاتوں اور گفتگوؤں کے اتنے مواقع پیدا کیے کہ خاصی وسیع معلومات جمع کر لیں۔ علاوہ ازیں انقلاب سے متعلق شخصیتوں کے بیانات اور دیگر اخباری معلومات کو بھی پیشِ نظر رکھا۔ مشاہدہ و غور و فکر کے ماحصل کو انہوں نے اس سوال کے جواب میں مرتب کیا کہ "کیا کھویا؟ کیا پایا" دنیا کی ہر تحریک، ہر انقلاب اور ہر قیادت کے لیے یہ سوال اہم ترین سوال ہوتا ہے اور اس کے جواب میں اگر "بیلنس شیٹ" صحیح معلومات اور اخلاص و دیانت سے بے لاگ طور پر مرتب کر لی جائے تو امید افزا کامیابیاں اور پریشان کن مسائل دونوں سامنے آجاتے ہیں اور گاڑی چلانے والے

ماہنے گاڑی کے رُخ اور رفتار کو درست کر سکتے ہیں۔

یہ کام محمد صلاح الدین صاحب نے ایران اور عالمِ اسلام کی سچی خیر خواہی سے انجام دیا ہے۔ اور انقلابِ ایران اور اُس کی کامیابیوں کو پوری طرح سراہا ہے، مگر ساتھ کے ساتھ ان مشکلات اور پیچیدگیوں کا حساب بھی مرتب کر دیا ہے جو انقلاب کے سامنے موجود ہیں۔ محمد صلاح الدین صاحب کا اصل جذبہ یہ ہے کہ بروقت ان مشکلات اور پیچیدگیوں کو حل کرنے کی فکر کی جائے۔ وہ ان چیزوں کو بیان کر کے خوش نہیں ہیں جیسے کوئی مخالف خوش ہو سکتا ہے۔ وہ تو اس طرح بات کر رہے ہیں جیسے ایک بھائی دوسرے بھائی سے اس کی بھلائی کے لیے بات کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انقلاب ایران کی سچی اور مکمل کامیابی کے ہم سب خواہاں ہیں، کیونکہ خدانخواستہ اگر ذرا سی ناخوشگوار بات بھی کبھی سامنے آئے تو وہ ہم سب پر اثر انداز ہوتی ہے، یعنی پورے عالمِ اسلام پر۔

میری خواہش ہے کہ نہ صرف پاکستان کے مختلف الخیال قارئین اور ایران کے پاسدارانِ انقلاب اور شہری بلکہ سربراہانِ انقلاب اس تجزیہ کا مطالعہ محبت سے کریں اور اُن ممکنہ خطرات کے سدِّباب کی فکر کی جانی چاہیے جن کا احساس مؤلف نے کیا ہے۔

سرسید کی کہانی اُن کی اپنی زبانی راوی الطاف حسین حالی۔ مؤلف: ضیاء الدین لاہوری۔ ناشر: ادارۂ تصنیف و تحقیق پاکستان۔ کراچی۔ کتاب ملنے کے چار پتوں میں سے ایک: مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ۔ ۳۲ اے شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ مجلد ۱۰۹ صفحات۔ قیمت -/۱۵ روپے

اس مختصر کتاب میں سرسید کی شخصیت، اُن کے دینی افکار، ان کی تعلیمی جدوجہد اور انگریزی حکومت کے متعلق اُن کے نقطۂ نظر کی ایک جھلک سامنے آجاتی ہے۔ زیادہ تر مواد مولانا الطاف حسین حالی کی حیاتِ جاوید سے اخذ کردہ ہے۔ ترتیب نئی ہے اور مؤلف نے خود کچھ بحثیں اُٹھائی ہیں۔ میرے دیرینہ نقطۂ نظر کے مطابق سرسید ہماری قوم کے دورِ شکست کے ذہنی قائد ہیں۔ انہوں نے شکست کی حقیقت کے اعتراف کو نقطۂ آغاز بنایا۔ دورِ شکست کی قیادت کے لحاظ سے ہم انہیں زیادہ سے زیادہ الاؤنس دینا چاہتے ہیں۔ مگر دو باتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے بعد کے